

## عمر بخاری



گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے بیچ اور سیلو کو  
 صحن میں کرکٹ کھیلتے پایا۔  
 ”لو جی اس کا مطلب ہے“ ان پھر تپا ٹپ اور  
 ارشاد بھائی تشریف لائے ہیں۔ ”حلق تک کڑوا ہو  
 کر۔“ ”سہا تھا آج تو کالج سے واپس آ رہا تھا بھی نہیں  
 کھانا بس سادہ لے آیا تھا۔“ ”کھانا کھا لیا ہے  
 لیکن ہماری ہر سوچ پر اپنا اختیار کہاں ہے اپنے گھر میں  
 بچن نہیں بڑھا نہیں۔“  
 اس نے گھور کر اپنے بھائیوں کو دیکھا جواب ”غلا  
 فری آگیا“ کے نعرے بلند کر رہے تھے۔

”کہا ہے چپ کو نہیں ہی آئی ہوں کوئی قیامت  
 نہیں آئی ہے اس نے دونوں کو ڈانٹ کر خاموش کر دیا  
 اور صحن سے ہر اکدم میں آگئی۔  
 ”تو یہ کس قدر گرمی ہے کہیں۔“ ”برآمدے میں آکر  
 اعذک کا احساس ہوا۔ سر سے ہاتھ اتار بیٹو توں سے  
 ہاتھ لگا کر اپنے کمرے کی جانب  
 بڑھنے لگی۔  
 ”غلا فری!“ شمس آپلکے میرے نبڑا لے غلام  
 نے شرمیلی سی آواز میں کہا۔ تین سال کا یہ بچہ اپنی  
 محبوبہ محوورت آنکھوں اور معصوم مسکراہٹ کے وجہ

## مکھانا فون





وہ اس سچے کہ فعل نظر انداز کرتے ہوئے اپنے  
گھر سے میں آگئی۔ لہذا تہریں کر کے منہ ہاتھ  
دھوئے کے بعد گھبراہٹ میں اپنے میں چلایا اور اچھی بات  
کرتے کی چارچاں میں کسی کہ لہاں کہہ سے میں آگئی

یہ کہہ کر وہ بھاگ گیا۔

انہی کی بات کے جواب میں وہ بات کہہ کر علی  
جھمی لیکن فائدہ کیا۔ وہ اسے ہی سخت سے سنائیں۔  
جیسے بے زار کن تاثرات چھڑے، بے لگے وہ اپنے

2017年12月15日

”ہم نے کہاں وہ ملن کا سفر کیا ہے، تو سب بتانا گھر اور  
کہاں یہ روغن رہے کہ اور کہاں کے فحاش باشندہ  
یہ سب سوچنے میں ملن ملام بھی نہیں کر سکی تھیں۔  
اس قسم کی باتیں سن کر

اپنے اہل بیت سے کہتا ہے کہ "اے اہل بیت! تم میرے جیسا کہ تمہارے اہل بیت کے لیے ہے۔"

”ہوشیاروں پیش کر رہے ہیں جیسے یہ میزبان اور  
میں یہاں ہوں۔ جب بھی آتے ہیں۔ باب کا  
کچھ کر رہے جاتے ہیں۔ یہ کہاب یقیناً“ فرمائش کر کے

”ہاں ہیں، تمہاری مثالیں انہوں نے سنا ہے۔“  
 ”تو انہوں نے کیا بات کہیں کے سامنے کر دی۔“  
 ”مٹ کھائے دینے کے۔“



[illegible]

”اے اچھے کپڑے تو ہماری ملازمہ پرستی

ہی اس سے بھی بڑا ہوتا ہے اھاکہ وہ کچھ بڑے قیامی  
جائے کے لیے لگتے اور بات اچھ بڑے سے بڑے آدمی  
مکمل نہیں ہوتی تھی۔ اس کے گھر میں ہر امن ہوتی تھی کہ  
کیسے بھلا کر لیتے تھے۔

ایں روشنا کا اکثر شمع کی مثالیں دینے لگیں۔ دونوں  
 طرف سے صوفیوں کی مثالیں آتی تھیں لیکن شمع  
 کی ذمہ داری تھی۔

وہ تاک چھ ماہ کی بیٹی اور مغربا اس وقت کھاس ٹو میں  
رہی تھی۔ اس کے بہن لیا کہ شمسہ کیا ہے یہاں بننا  
آئی کھانسی غریبات نہیں ورنہ رشنا آئی ہوں نہ یہ تیس۔

اس کے ابا کی بیماری کی اطلاع آئی۔ شمسہ کے ابا نے  
فرہا کے ابا سے فون پر پتہ نہیں کیا کہا۔ ان کی بیماری کا  
سن کر پریشان ہونے والے ابا امی نے ابا تلک ہی ڈھیر  
ساری شاپنگ کر ڈالی پھر ان ساری چیزوں کے ساتھ  
ساتھ بچوں کو بھی ساتھ لے کر اس کے چھوٹے سے  
شہر کو روانہ ہوئے۔ شمسہ کے ابا بہت بیمار تھے اور وہاں  
کمر میں شمسہ کی پچھو اور تلی جان بھی موجود تھیں۔  
ان کے بچتے ہی کچھ انتظامات ہونے لگے۔ شمسہ کو  
ممالی نے بتایا۔



(د. محمد ابراهيم) [174] 2009



اپنی طبع ہوتی تھی۔  
 کہہ کر اٹھ ہی گئے تھے۔ ایک جگہ گلی ہی اوپر  
 آئی تھی۔ وہاں کے میاں بھی اکثر پکڑا گئے سب  
 بھل ہی گئے تھے۔ انہوں نے کہوں کا بہت سا بوجھ اپنے سر  
 پر لے کر ہی لپکا ہوا کرنا تھا۔  
 کہہ کے بعد رشتہ جی خوش اور با اعتماد تھی۔ اسی  
 وجہ سے رشتہ اور فرائض کے چکر سے خواہش کی  
 حالت میں بھی گسٹ بھی رشتہ آبی گئی ہی  
 گئی۔

شادی کے بعد جب رشتہ آبی پہلی بار صرف چند  
 رشتہ کے لیے ان کے ہاں آئیں تو لگا۔ وہ وہاں  
 کے علاوہ ہر رشتہ بھول چکی ہیں۔ ان کی ہر بات وہاں  
 سے شروع ہو کر وہاں پر ختم ہو رہی تھی۔ فرائض  
 میں کہہ "بہت بدل گئی ہیں۔ بہت کمزور  
 سادھی کا گھر ہے گلے والا بااثر ہو گیا۔ اس تھا اور جس  
 کو میں کہہ رہی رشتہ بہت سا جسم عیاں ہی تھا۔ اب اور  
 حاجتوں کی موجودگی میں فرائض کو بے طرح شرم آ رہی  
 تھی لیکن رشتہ جی میں ہی اور ہی سہاٹی میں  
 داخل ہو چکی تھی۔ وہاں ہی رشتہ جی کی رشتہ جی  
 نہیں تھا۔

"اسی بارہ نمبر تو اپنے گھر ملی گئی ہے نا؟"  
 "ہاں جی! آج صبح ہی گئی تھی۔ اصل میں تم نے  
 اپنے ہر کام سے آگاہ ہی نہیں کیا تھا۔ منہ میں اس  
 نہ کہہ سکتی۔"

"خیر کھا؟" رشتہ جی نے گھر کی سانس لی پھر بولی۔  
 جب میں اوپر آ رہی ہوں خدا ارادہ میں مست بلا یا کیجیے۔  
 آپ کو معلوم نہیں ہے وہاں کتنے نفاست پسند ہیں۔  
 اپنے عزائم کے لوگوں کے علاوہ کسی سے ملنا بھی  
 نہیں گرتے اور وہ ارشاد صاحب "انہیں تو فرائض  
 کی گلی کے گلے لگنے کی عادت ہے۔ آپ نیال رکھیں  
 کہ پلے مجھے وہاں کے سامنے شرمندہ مت کرو ایسے  
 کہ"

ای چپ ہو گئیں اور پھر واقعی شرم کے رشتہ کو

بہت یاد کرنے پر بھی انہوں نے بھی رشتہ جی کو گھر سے  
 تو نہیں بلایا۔

پس جب رشتہ جی کی پہلی بھتیجی کی شادی ہوئی اور  
 تو میں نے میں وہ سب آگے آگے ہی کو گھر کو بلایا اور  
 تھا۔ یہی سب کچھ کہہ رہی تھی۔ خود رشتہ جی صحت بھی اچھی  
 نہیں تھی۔ شرم کے سبب دوا کی کچھ پاس تھے اور وہی  
 ہاں سے رشتہ جی کو سنبھال رہی تھی۔

ای فکر گزار تھیں۔ رشتہ جی نے فرائض کو بلایا۔  
 "اتنا فکر گزار ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔  
 سب مفت میں تمہارا ہی کر رہی ہے معاوضہ دال کی  
 میں۔"

لیکن جب اسی کو معاوضہ دینے والی بات کا پتا چلا تو  
 رشتہ کو وہاں ہی لانا یہاں تک کہ دیا۔  
 "مل جائے گی تم اپنے گھر کی۔ ہمارے لیے وہ  
 بیٹیوں کی طرح ہے۔ یہ بیٹیوں کے گھر کے گھر ہے۔  
 تم اپنے اپنے پاس ہی رکھو۔ گھر پر دربار بھی ہے اور  
 بامقوت بھی۔ ہالی میں اور تمہارے اس کے سر پر  
 سہاٹی ہیں۔ ہم سب گھر میں اس کا اور سب کے واسطے جس  
 طرح بیٹیوں کی عیال بہت ہیں۔ تم بھی رکھ رہے ہیں۔"





گدی ہیں۔ وہ ہاتھ ہیں حالت کی ضرورت کیا ہے۔  
ایک دوست کے ساتھ مل کر برسوں شروع کیا تھا کہ  
ہمارے فیئر زیادہ نہیں لیکن پھر بھی ہمارے۔ یہ نفس  
ایسا جا رہا ہے اب وہ باب تو ہم نے کی سوچ رہے  
ہیں۔

"وہ ہمارے ہاں آتا بھی بہت کم ہے۔ تمہارے ابا  
تفصیلی بات کرنے کا تو موقع ہی نہیں ملتا۔"  
"ارے بے مہارے کہیے ان کے کسی ذاتی  
معاملے پر بات کریں بھی نہیں۔ وہ اسے بالکل پسند  
نہیں کرتے۔"

"کمال ہے جی۔ بنی رہی ہے ہم نے اب یہ اس کا  
ذاتی معاملہ کہاں سے ہو گیا۔"

"بنی آپ کی خوش ہے آپ مطمئن رہے اور ہاں  
ایں ایشی کمپن کے لیے فری کو اپنے ہاں سٹے جاؤں۔  
میں چاہتی ہوں۔ یہ بھی کچھ دنوں کے لیے اس روٹین  
سے نکلے۔ آخر کالج کی اسٹوڈنٹ ہے میں چاہتی ہوں  
یہ ملارن سوسائٹی میں مود کرنا سکھے۔"

"نہیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر فری  
وہاں جاتی ہے تو ضرور چاہے ایک ملین تمہارے ابا  
سے بھی بات کر لیں گی اور ہاں یہ ذہن میں رکھنا۔ اب  
کے جب ہم امر کے ہونے والی سہ ماہی جائیں گے تو  
تمہیں اور وہاں کو ہمارے ساتھ جانا ہے۔"

"میں تو چلی چلیں گی۔ وہاں کو رہنے دیں۔ اصل  
میں انہیں یہ گھر تو تقریبات مست بور کرتی ہیں۔"

"چلو جی۔ یہ بھی پسند نہیں ہے۔ ایک وہ اپنا  
ارشاد ہے اللہ نے کیا خلوص بھرا دل دیا ہے اس کو۔  
ایک بار گئے کی دیر ہے فوراً "سعادت مندی سے سر  
اثبات میں ملتا رہتا ہے۔"

"فارگامیک امی! وہاں کو ارشاد کے ساتھ  
لٹائیں۔ کل کو آپ میرا اور شمسہ کا موازنہ کریں گی۔"  
"نہیں تمہارا اور شمسہ کا کیا مقابلہ۔ وہ بڑی ہی  
صابر اور اللہ والی لڑکی ہے۔"

فری اور شمسہ کے ساتھ اس کے گھر جانے کے خیال  
سے ہی بہت خوش ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی امی

اللہ نے ہماری امر کارشت اسی نے اپنی مرضی سے  
اسے ہمارے لوگوں میں ملے کر دیا۔ رشنا کو دیا چلا تو  
لوہی کی لڑکی۔

"ایک سے ایک مل، ار گھر کی بنی پسند کرتی ہیں  
اپنے بھائی کے لیے۔ آپ کو کیا پتا آج کل یہ ہے  
والے لوگ اپنے جنوں کی نا اہلی سے کس قدر پریشان  
ہیں مل کلاس کے مکتی صحت مند لڑکے انہیں بہت  
بھاتے ہیں۔"

"ہم کسی دولت مند کی بھئی بنی، کو اپنے گھر کی سو  
نہیں دیکھتے۔"

"ارے امی! اتنا جیز لے کر آتی کہ آپ کو اتنا ہی  
ایک اور گھر لینا پڑتا۔"

"چلو پھر تو بچت ہوئی میری۔"  
"آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں تو کہتی ہوں اب  
بھی انکار کر دیں ان کو لوں کو۔"

"رشنا! میرا دل غراب نہیں کرو۔ آخر زبان بھی تو  
کوئی چیز ہوتی ہے۔ میں نے اس کے سامنے کس قدر جلی محسوس  
کروں گی۔ میں تو ہمیشہ ان سے ہی کہتی رہی ہوں۔ ہم  
اپنے بھائی کی شادی باہر سے چلی میں کریں گے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"  
"امی! آپ پرانے خیالات کی ہیں۔ آپ کو نہیں پتا

آج کل باعزت وہی ہے جو زیادہ پیسے والا ہے جس کا  
بینک بیلنس لگتا ہے کہ اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوتا  
اور گاڑی وہ یوں بدلتا ہے جیسے آپ لوگ پیر کا جوتا  
تبدیل کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی جلدی۔"

"تمہارے ابو وہاں کے یوں ایک دم اتنے دولت  
مند ہو جانے پر پریشان ہیں جب تمہاری شادی ہوئی  
تھی تب وہ ایک پرائیویٹ کمپنی میں اچھے عہدے پر تھا  
مگر اب تو وہ ہاتھ نہیں کیا گیا کر رہا ہے۔"

رشنا نفس بڑی پھر ہوئی۔

"کوئی غلط کام تو نہیں کر رہے۔ پڑھے لکھے اور ذہین



ایسی خاصی کہہ کر جانے کی اور وہیں رہنا کے  
 ساتھ اس کی بیوی کاڑی میں ڈنک کر ان دو جگہ سے  
 لپٹ کر گئے کی ان کا بچہ صرف باہر ہی ساتھ  
 مرشہ آلی جاتی ہیں۔ اس بات کو مرشہ بھائی کے بطور  
 ہی چون کہے کر رہی کہ نہ کھانے کی اس سے  
 پتہ نہ تھا کہ وہ جاتی ہیں۔ شاید یہی اللہ کا  
 ارادہ ہے۔ وہ جاتی ہیں کہ جس اپنے جیسا ہوا اور  
 ان کے رہنا چاہتی ہیں۔ وہ تو یہ کہیں کے میں مذکور  
 میں زندگی کے کب پتہ ہے۔ کالج دین میں آتے  
 جاتے ہیں تو وہاں رہا کرتی، رتی ان کاڑیوں کو دیکھتی رہی  
 ہوں۔ آخر یہ لوگ بھی تو ہم جیسے ہیں تا مرشہ آلی کہتی  
 ہیں۔ میں سب لوگ ایک سے ہوتے ہیں لیکن جو  
 وقت کی قدر کر لے اور ہاتھ پرھا کر اپنے جسے کی خوشی  
 پسینے کا طریقہ جان لے وہی کامیاب ہے۔ وہ جسے بھی  
 اپنے جسے کی خوشی پسینے کا طریقہ دیکھ لیتا ہے۔  
 "جانے کیا کیا سوچتی رہی۔ کئی پریشانی اور  
 تک رہی اور اپا کے وہ لفظوں نے سب کچھ سمجھ لیا۔  
 انہوں نے کہہ دیا۔

"فراڈر شہانے جانے کیا کیا؟" شہانے احتجاج کیا۔  
 "میں اس بات کو مناسب خیال نہیں کرتا۔"  
 انہوں نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔  
 "لیکن کیوں؟ آخر وہ میرا بیٹا ہے کی بسن کا گھر  
 ہے۔" شادی کے بعد رشتہ داروں کی بات کرنا سیکھ گئی تھی۔

"پائل بسن کا گھر ہے جب میں اور تمہاری امی  
 اور امی کے متب اسے بھی ساتھ لے آئیں گے پھر  
 جب ہم وہیں آئیں گے تو اسے اپنے ساتھ لے آئیں  
 گے۔"  
 "یہ کانچ جاتی ہے وہاں سے گھر آ جاتی ہے اور کہیں  
 بھی نہیں جاتی یہ کوئی اچھی بات تو نہیں ہے۔"  
 "میں نے کہہ دیا تھا۔" فراڈر نہیں جانتے تھے۔ "اب  
 کے لیے اندازہ دو لوگ تھا۔  
 وہ اس وقت کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے اور اب

وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا ہنسا۔ "انہی کے ساتھ جاتی ہیں  
 اور جلیں۔ انہوں نے خاموش رہتے ہیں۔ مرشہ لپٹ کر رہی  
 ہے لیکن کوئی بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہا۔ گویا  
 میری زندگی کی کسی کو یہاں نہیں نہیں جاتے ہوں یا  
 تاؤش کوئی اس پر غور کرے کہ تاؤش نہیں کہہ سکتی جس  
 پتہ نہ اوشات ہیں پتہ نہ اب ہیں لیکن کوئی سمجھتا ہی  
 نہیں۔ اسے مرشہ آلی کے کسی کو میرا خیال نہیں۔  
 "کھانا کھاؤ فراڈر۔" انی نے نوکا۔ وہ کرسی کو گھر کر رہا  
 کرانہ جانا چاہتی تھی لیکن اتنی ہمت اس میں نہیں  
 تھی۔ وہ تینوں بھائی بسن بیٹھ سے اٹھتے  
 رہتے تھے۔ ان کے سامنے ایسی ہی حرکت نہیں کر  
 سکتے تھے۔

مرشہ تو اس شام جلی گئی لیکن اسے بہت ادا اس  
 کر گئی۔ اس کا دل میں ہنسیاں ہی نہ ہوتی ہوتیں۔  
 گرمیوں کے یہ پور دن پور ترین شامیں وہ آتالی  
 بولالی بسی صحن تو کبھی ہر آدے میں چکر لگاتی اور ایسے  
 میں ہر پلٹے شہر اور ارشاد کی منع بچوں کے آدے سونے  
 کے کام کرتی۔ آخر یہ بچے جاتے ہیں اپنے  
 میں ہیں۔ انہوں نے اپنی اپنی بات کہی ہے اس  
 دڑبے میں ہمیں کہاں؟ اور سب پر اپا اپنی جوان کی خاطر  
 میں بچہ بچہ جاتے ہیں۔ ایک بار وہ جس بل فراڈر  
 سبزی ان کے سامنے پھر نہیں کریں گے اور کہے۔  
 ان کی آمد پر اکثر وہ اپنے گھر سے میں بند ہو کر بیٹھ جاتی۔

اور ان ہی اکتا دینے والے دنوں میں ایک روز شہر  
 آیا اور ارشاد بھائی اپنی طرف سے ایک نو شہری کے  
 ساتھ حاضر ہوئے۔ شہر کی پچھو زادہ کو کہ ارشاد کی  
 بھی پچھو زادہ ہوتی تھیں ان کی شادی خانہ آبادی  
 ہونا قرار پائی تھی۔ تمہیہ کہ شادی لما اور میں ان کے گھر  
 میں ہو رہی تھی اور وہ دونوں پر زور اصرار کے ساتھ  
 حاضر ہوئے تھے۔  
 "ہم رشتہ کے گھر بھی کارڈ لے کر جانا چاہ رہے ہیں۔"



"فریاد اُٹھ رہا ہے۔" مہربان کے دل میں  
 اس کی باتوں کے بعد تکیہ خان کے پاس  
 پہنچ کر وہ بھی بہنے لگا۔

[illegible][illegible]

ابھی فری! ابھی فری! ابھی فری!

ایچانہ الی کے ہوتے ہیں۔  
 اور اب ہندی ملکوں کے ہالے کے لیے اسی  
 نے اس سے حوالہ کیا کہ اس نے صرف انکار کر دیا۔  
 "میں تم کو ہندوستانی ہوں۔۔۔ میں ایک گھوڑے  
 دکانوں میں دم گھٹتا ہے ہندوستان اور ہندوستان کے  
 دکان میں بھرا ہے۔ اسے ایک چنگو۔۔۔ میں نے  
 ہندی۔۔۔ وہ کلی دکان سے ہندوستان کے کرکٹ سے اور ہندو  
 یہ اسی سوچو کتابچہ میں ہے۔ اس کے ہندی میں ہی اس کے  
 ہندی میں اسے کہہ رہے ہیں کہ اس کے ہندی میں اس  
 میں وہی ہے کہ اس کے ہندی میں اس کے ہندی میں اس  
 "ہندی میں"

oto.com

اس نے کہا: "میں نے ان کی قسم کھائی ہے کہ میں ان کو ہلاک کر دوں گا۔"

”ہر مل نہیں اس قدر کہ جس نے اس کو دیکھا ہے۔“  
”وہ شہادت آئے کی نہیں۔ تم بھی نہیں دیکھیں گے۔“  
”تمہارے اہل بیت تھاویں۔“

”ہاں اما سارا زور مجھ ہی پر چلتا ہے۔“ تو وہ ہنسا کر

”رشتہ جیسی مٹی ہے آپ گھر بار والی۔ آپ سارا اس  
 بازار کیا اور تم اللہ دیکھ لو گئے پیڑوں کی پالی اور ج  
 ضرورت ہے تو خدا کو شام میرے ساتھ بازار چلی  
 نا۔“

”اے بیوی، صبر کر۔ میں اگر آپ کو ان کی  
لڑکی کے شادیوں میں نہیں لگتا تو پھر اور کیا ہے۔“  
نے مانتا ہے اس کی کھلی اور بڑے توجروں کو

UrduPI

ہم نے بین چار سال پہلے غریب لیا تھا۔ آج تمہیں  
کھاؤں۔ کتنے اچھے ہاتھ رہے۔ اور تم نے ہم سے اور  
کمرہ میں بڑی بڑی کلاؤں کی ساریاں بھی بنوائی

کراں میں پڑی پڑی چوٹی کی انساویں آتی ہوئی  
 "پاکستان" میں آتی ہی ہے راز میں  
 آتی ہے راز میں آتی ہی ہے راز میں  
 آتی ہے راز میں آتی ہی ہے راز میں

ای جا کر فرار فرما گئے لیکن یہاں تک کہ

۱۔ اچھا ہے آپ کی بہن لیکن لگتی تو نہیں

ان قلمی اسے ہوائی کی طرف بکھڑا۔

”اے بچوں میں لگتی“ کیا کہ خیریت ہوگی۔  
”آپ سنی ہوئی ہیں“ کیسے کھڑے کھڑے لکھیں  
ہیں آپ کے۔“



ہمارے تم بہنوئی بننے والے ہیں کئی ہوئی ہیں  
 بوجھ ہو گئی ہو تمہارے لئے یا پھر جائے ہو  
 ہمارے اور تم کو ملے ہو گئے ہیں۔ ہو گئے  
 ہوں۔

”ابا! آپ نے اچھا ہی شور مچا رہی ہیں۔  
 کی فری کو اچھا لگتا ہے۔ ایسی جانا آتی ہے۔“  
 کہہ رہا تھا۔

(120 | دسمبر 2000)



۱۔ اچھی سی لکھ چکیں۔ پھر اسے سوتیلی بہن سے  
 دے دیں۔ اسی نے اپنے گھور آنکھوں پر نقوش ہرائے  
 کیے۔ کبھی رات کو وہ آنسو کر گرتے۔ ماہر اکی  
 لے کے بن تھا ہاگل ہوتا سا یہ اسنے اسٹائل والا  
 ریشم کیس کا پتہ لہا رکھا تھا اور وہ لڑکیاں دھڑا دھڑ  
 دھڑائی بگڑنے میں لگی تھیں۔ مسکراتے چہرے  
 کمرے کے ایک اسے نوا کھواہ غصہ آلیا اور ان کی جانب  
 سے ہرگز نہ دیکھا۔

یہودیوں بھی بھائی کی کہانیاں لے بیٹھے۔ یہ  
کہاں لکھوانے کا انتظام کروا دیا ابھی ٹھہر جائیں۔

کے ہیں اور جوتے سبحان اللہ جوتے تو پہننے ہی  
کا نام ہے۔ اس سے بڑی بے تکلفی سے ادرادر کام

”ماسوں! آپ فدا کو کچھ بن کے لے اور میری جھوڑ  
 دس تین گنتی رونق گئی ہے یہاں۔“  
 ”نہیں نہیں۔“ فدا نے سناقت بول اٹھی اور پھر  
 اسی اہل کے پاس کہنے کو کیا رہتا تھا۔

کمر آستے ہی اس نے اسی کے گلے میں اپنی کتاب دے  
 نکھار کیا۔ انہوں نے جسے سنای نہیں اب اس کے  
 جائے بنانے کچن میں آئی تھیں لہذا اس کے کپ میں  
 کھانا رکھ کر کچن میں آئی تھیں۔  
 کیا مصیبت ہے بھئی! وہ نواخواہی بظاہر  
 مظاہر کرتی اپنے کمرے میں آگئی اور کچن کے ٹیبل  
 کے سامنے کھڑی جب وہ چوہلائی اتار رہی تھی نہ  
 مانتے ہوئے بھی آگے کی جانب متوجہ ہو گئی۔  
 اس نے کچن کی پائنت ٹوب صورت میں وہ اچھی  
 نہیں ہے اس نے بدور نوا کو دیکھا۔

”نئی پر رنگ گورا کرنے والی کتنی ہی کریموں کے







ساتھ رکھیں۔ اہل لاکے، اہل آئیں کے تو چاہوں  
کی ایک شکل لری کو ضرور ہے یہ اہل انتہا کی ہے  
کہ۔

جیسا کہ ان کی مرضی ہوئی تھی۔ یہ شاہ  
جس نے یہ لکھا تھا۔ فرما لے تو یہ دھواں  
جہاں ان کی تاب نہ لے سکتا تھا۔

”ارے مای! تم اور کھڑے ہو۔ تمہارے اٹکل  
کھلے ہیں؟ اور ابا ہر سوائے میں دیکھ کر تو کہو۔“ اسی  
وقت ای علی آئیں اور عامران روانہ ہوا۔

اور ارشاد فرما کہ: "فون کے سامنے ہیں۔"

ہمارے محبت کے مارے، غمِ طلب میں ہیں۔ اُنہیں کیا  
رشتا بیاہ کے بعد "بڑی آدمی" ہو گئی ہے اُن  
اُقربات میں جانا اور ساتھ مزاجِ رشتہ داروں سے ملنا

سندھی نہیں کرتی۔ اب بلوایا ہے تمہارے ابا کو۔ ان  
سے مشورہ کرنا لی۔

”رشتا آگیا یہاں آکر کریں گی بھئی کیا۔۔۔ کوئی ماحول  
ہے ان کے آنے والا۔“ اس نے اپنی بھئی سے ہنس  
سکڑی۔

Pho

تم لوگوں کو نہیں۔ میں کیسا امانی بے گریہ ہوئی ہو۔  
انسان کو انسان ہی میں نہیں۔

میں لیکن پلیئرزم کے بعد آپ لوگ جلدی کھد جائے گا کر لیجے گا۔ اتنا شور ہے یہاں میرے تو سر میں درد

ہونے لگا ہے۔ اچھا ہے۔ امر بھائی تمہیں آئے آج کمر  
میں مزے سے بیٹھ لی دی دیکھ رہے ہوں گے۔

ہنگاموں کا گھماؤ ہوا ان کی طرف توجہ دہشت ہی زیادہ  
تھا۔ لڑکی والے گیتوں میں مقابلہ نہیں کر رہے تھے۔

اچانک کھران میدان میں کودا اور راجو لگ سنبھل لی۔  
لڑکپن میں جیسے ایک نیا دوش لیا ولولہ پیدا ہو گیا۔  
تو کہ نیا دوش لیا ولولہ تھا تو نہ اتنی لڑکیوں

پہلے

۲۰۰۸ء دسمبر



وہی دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آکر بیٹھ گیا  
 کہ جس نے مجھے سے کہنے نہیں دیے اور جس نے اب  
 مجھ پر اپنے پڑنے نہیں دیے ہیں۔ اور جس نے مجھ کو  
 کہہ دیا ہے کہ اب تو اہل گھر سے ہیں۔ اور جس نے مجھ کو  
 کہہ دیا ہے کہ اب تو اہل گھر سے ہیں۔ اور جس نے مجھ کو  
 کہہ دیا ہے کہ اب تو اہل گھر سے ہیں۔ اور جس نے مجھ کو

کہا ہے۔  
 "کامروں سے۔" کسی نے دوسری کو بتایا۔  
 "اچھا۔ یہ تو واقعی ہے۔ سنا تھا دیکھا پایا۔" راشدہ  
 (دوسری) کاغذ ڈال رہی تھی۔  
 "ابھی لڑکے والوں کی طرف سے قتل ڈراہی مری  
 خواتین نے بھی قصیں اور باتیں وہ بھی اس کی کر رہی  
 تھیں۔"

"قسمت والے ہوتے ہیں وہ والدین جنہیں نیک  
 اور لائق اولاد ملتی ہے۔"  
 "ہاں نہیں اب یہ نیک اور لائق اولاد سے کیا پھرانا  
 ہے کہ اسے بچہ کر اس کے والدین پر ترس کھایا جاتا  
 ہے۔" اور جیسے اس ارشاد پر تبصرہ کریں اور نہ بات  
 بکھڑے ہو جائیں۔

اب یہ سب کچھ سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آکر بیٹھ گیا  
 مصالٰی کے قہر اٹھائے چلی آ رہی تھیں۔  
 "یہ قسم کیا کہہ رہی تھیں آپا کیا فضول سا  
 سوٹ پہن رکھا ہے۔ یہ تو بچھلے سل فیشن میں تھا۔  
 اب کون پہنتا ہے۔ یہاں سب مجھے ان کی بسن کی  
 حیثیت سے ہی جانتے ہیں پھر ہمارے میں ہی کمال  
 کوئی اچھی رائے رکھتے ہوں گے وہی کہتے ہوں گے۔  
 میں بھی قسم کیا جیسی ہی ہوں۔ تو یہ کیسے جس جس  
 کہ ہر کسی سے ملتی ہیں۔ بس نہیں چلتا سب کے  
 قدموں میں بچہ بچہ جا میں۔ ہونہ! بھلا میں کیوں  
 ہونے لگی ان کی بسن۔ سب کو یہ ہی ہے۔ ماموں زاد  
 ہوں ان کی۔"

"انکارے مت چہا نہیں یہ گلاب جامن لوش  
 فرمائیں۔" رسم ادا کرنے کے لیے لڑکی کو لایا جا رہا تھا  
 کچھ دیر کے لیے گیتوں کا سلسلہ رک گیا تھا اور وہ ایک  
 پلیٹ پکڑے اس کے پاس آ گیا تھا۔

"جیسے کہ اگر تم گلاب جامن آؤ۔" بھوک بھوک کر  
 رہی تھی صحت سے ایک اٹھ اٹھا۔  
 "ایک یہی طرف سے بھی لے لیں۔"  
 "یہیں ڈالو لہو؟" وہ گھڑی۔

"کمال ہے۔ آپ تو یوں غصہ دکھا رہی ہیں  
 میں نے گلاب جامن نہیں گلاب جامن نہیں کر کے  
 اسے قبول کر لے کو کسانہ۔"  
 "مشر! بہت لڑکیاں ہیں یہاں یہ تو با آسانی آپ  
 سے متاثر ہو سکتی ہیں۔ جیسے یہاں نام ضائع  
 کر دیں۔" اس نے دھیرے سے لیکن قہر میں ڈوبی اور  
 میں کہا۔  
 "یعنی کہ آپ با آسانی متاثر نہیں ہو تیں۔ مشکل  
 سے تو ہو جائیں گی نا!"

"میں نے کہا نا جائیں یہاں سے۔ مجھے کم تعلیم  
 یافتہ پچھورے کو کوئی حق نہ تھا۔ سخت اچھن ہوئی ہے۔  
 تو میں صرف اپنی ہی کے اظہار میں آئی ہوں۔"  
 "اگر آپ جیسی خوب صورت لڑکیاں پسند کا  
 معیار بنالیں تو ہمارے ملک کے لڑکے اظہار تعلیم یافتہ  
 بن جائیں گے۔ ملک تو قری کرنا چاہتا ہے آفرین  
 آفرین! یہ سب متاثر دیکھا ہے رہا تھا اس کے  
 خیالات جان کر۔ اور وہ تو "خوب صورت لڑکیاں"  
 اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"یقیناً" اس نے طعنے کیا ہے۔ یہ سفید چمڑی والے  
 ہونے ہی منظور ہیں۔ بد نیز جابلے بے ہودہ اب کے  
 کچھ کہا تو میں قسم کیا ہے شکایت لگاؤں گی اس کی۔"  
 "اٹھ جاؤ فری! کہن خیالوں میں کم ہو کھانا لگ رہا  
 ہے۔" اسی نے یقیناً پہلے آوازیں دی تھیں اب باز  
 سے پکڑ کر ہمارے تھیں۔  
 "ارہ! اتنی جلدی کھانا لگ گیا۔"

"جلدی۔ کیا رنج رہے ہیں۔" اسی کو شاید وہاں  
 حالت پر شب ہو اگر وہ تو آٹھ نہتے ہی بھوک کا شور مچا  
 دینے والوں میں سے تھی۔  
 "میرا مطلب ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر تو بہت  
 دیر ہو جاتی ہے۔" اس نے وضاحت کرنے کی کوشش



وہی اسے شرمندگی کی صورت میں۔

وہی اسے شرمندگی کی صورت میں۔

شادی سے فارغ ہونے کے بعد وہ کالج لیب کے ساتھ  
مری پھر میں نے اپنے روات ہو گئی۔ پھر ان کا روات تھا ان  
سیاروں کو اس موقع کا وہ سب سے حد ایسا تھا جس  
اور واقعی میں بھی بہت آیا۔ بے گھری کے یہ دن اور  
وہ ان دنوں ہر جہات پر اپنی نہر منت کو انہوں نے کرتیں  
"تھوڑے میں ہوا تیں۔ ہر چھوٹے بڑے اسٹل سے ہاتھ  
نہ پکھ لے کر لکھا میں۔ یہ لاکھوں کل کہ گھسوں کے  
پھر میں ہوں گی۔ اسی ہی لپ میں ہو گی اور سوچ رہی۔  
بس آن ایٹا ہے اسے بی بھر کے بی لو اور وہ سب ہی تو  
کر رہی تھیں۔ گھر میں بہت کم کم اس نے نون کیا اور  
اس پر غور نہیں کیا کہ اسی ہی مختصر حال احوال دریافت  
کر کے کون بند کر رہی تھیں ملائکہ اسے یہاں کیجئے  
ہوئے وہ کتنی فکر مند تھیں بلکہ وہیں ان سب ان کی  
واپس ہو گئی۔

اپنے کھانا پیال ہے آپ کو پھر انہوں میں کہیں۔  
"اس سے پہلے کہ وہ مزہ ختم ہو اب  
نہ کھاتے ہوئے آئے پھر کیا اب ای کے پاس  
تو یہ ای کسی بہت سے دیکھ رہی ہیں اسے۔  
لے تو پھر ایسا سر پر نہ جاتا ہے۔" پلاٹ میں  
نہ کھاتے۔ احیان ان دونوں کی جانب تھا۔ سالن  
نہ کھانا ڈال لیا۔ مریج سب سے تیز تھے یہاں ہر  
کے بعد ہی کر رہی تھی اور وہ کھوں میں آیا پالی  
لے سے پھر رہی تھی۔  
"کیا ہوا مریجیں لگ رہی ہیں؟" ای اور شمسہ آپا کی  
پالی تو فوراً پکھیل۔

کالج آگیا ہے اپنے لیے امر بھائی یا کیا کے بجائے  
ار بھائی کو ملے رات میں شمسہ کو کھاتے ہوئے۔  
"اس کے تیز سالن ہیں۔" ای اور شمسہ آپا کی  
سہمیں کی۔

تھیں کیا کسی نے تھا اتنا سالن ڈالنے کو۔ ذرا  
نہ کھاتے دیکھو۔

اسے بے حد شرمندگی ہو رہی تھی۔ وہ سری  
طرف ارشاد بھائی ہا اکل خانا میں تھے ملائکہ اسے دیکھ  
کہ تو وہ بھی ایسے تھیں رہتے تھے۔ یکسی پر وہ دونوں  
گھر تھیں۔ راستہ میں ایک دہار ارشاد بھائی نے ہوسنے  
کی کو کشش کی مگر جیسے۔ کچھ سوچ کر چپ رہے۔  
اسے بے چینی ہونے لگی کچھ ایسا ہے جو انہوں نے اور  
وہ کیا تھا یہ اسے اپنے گھر کے کیٹ پر گئے شام پانے اور  
لوگوں کے جوم کو دیکھ کر بھی کچھ میں نہیں آیا لیکن  
دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور یکسی سے اترتے ہوئے  
اس کے سر کانپ رہے تھے۔

"تھوڑے میں دوسرا کھانا ڈال دیں۔" شمسہ آپا  
والی خدمت کار انہیں تو ایسا موقع خدا دے پائیے۔  
نہ اس کے لیے ہاؤل ڈالے۔ ساتھ ہی کامران کو  
نہ اسے کرئیز ان کی ایک بوتل لانے کو کہا۔  
"ایا آپ ہاؤلوں پر یخ ان والیں کی؟" چال ہے جو  
نہ کام پٹھے معلومات لے بھی کر دیا جائے۔  
"اوہو! فری کو مریجیں لگ رہی ہیں۔ دیکھو تو  
نہ کی آنکھوں سے بھی پانی بہنے لگا ہے۔ اس کے  
نہ کھواری ہوں۔"

امر بھائی اسے دیکھ کر آگے بڑھے اور اپنے ساتھ لگا  
کر رونے لگے۔  
"کیا ہوا؟" وہ ہشکل پوچھ پالی۔

"اچھا لا دیتا ہوں۔ ویسے پتہ نہیں آنکھوں میں پانی  
لاؤ یہ بے چارہ سالن سے یا کوئی اور بات ہے۔"  
نہ نے یہ بات صاف سنی لیکن چپ رہی اس وقت







[illegible]

کرتے رہنا مجھے اپنی مرضی سے ہشتا۔  
 میں وہ سب کچھ جانتا ہے۔  
 میں ہوں آپ کو سنبھال سکوں۔ یہ ہے  
 ہمارے ساتھ اوروں کے لئے ہے وہیں میں  
 ہے۔ اگر کسی طرح طریقے ہوں گے تو ہر چیز  
 کی۔ نہ مجھے ہمارے۔ یہاں میں کرلی ہوئی ہے  
 ہوں کہ کمال ہوں گے کمال ہوں۔ سب  
 مجھے آپ کی شان و شوکت میں لئے گا کہی شوق



”جہاں سب نہیں بھی دیکھا میری کپڑے“

”کچھ کپڑے“

”جی ہاں، دیکھا آتے ہی آپ بھی گئے۔ کیا کیا

شایگہ کی بے آن“

”اچھا آٹا اٹھرتے لیتے ہیں۔ دیکھتے ہیں تو اٹھتے تو

اور وہ اور وہ چار کرنے واسطے کے بڑے میں گئے

پڑا۔“

”آج کل صرف وہ اور وہ چار کرنے کے بڑے نہیں چلا

کرتے۔ بڑے کے کچھ اور اسٹاک ہیں اور وہ دن بھر

نہیں کرتا، کچھ وہ جاتا ہے۔ میں نے اور وہ اب نے یہ

سب کچھ بہت محنت اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی

اور ٹوبہ صورتی کو استعمال میں لا کر رکھا ہے۔“

”کیا آپ بھی بڑے کرتی ہیں؟“ وہ حیران ہوئی۔

”ہاں، میں دیکھتا ہوں کہ وہی طرح ساتھ دیتی ہوں۔“

”آپ بھی جاتی ہیں؟“ اسے بھلائی حیرت ہوئی۔

”ہاں، رشتہ اپنی پر رشک بھی آیا۔“

”خیر، بڑے تو جاکر بھی سکتی ہیں۔“

”جی ہاں، میں دیکھتا ہوں کہ وہی طرح ساتھ دیتی ہوں۔“

”قسمت بنانا یا بگاڑنا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔“

اب دیکھ لو، ابانے تو میری شادی ایک سال سے پہلے

میں کی تھی۔ وہ اب ایک پانی میں جاگ ہی کرتے تھے

ٹاٹا، لیکن انہوں نے مجھ سے کہا کہ تیری پھر اور تری

کرتے پہنچے جانا میری آرزو ہے۔ میں نے کہا، جو آپ

کی آرزو وہ میری آرزو بس پھر میں ان کا لانا آج ان کی

اور محنت ساتھ میں میری بھی شامل ہوتی، ملی گئی۔“

”ایسا لالک پار خیر کسی کو نہیں ملتا میں رشتہ اپنی!

اب وہ ارشاد صاف اور شمس آیا کو دیکھ لیں۔“

”پھر وہ کوئی اور بات کر دے یہ کس کی مثل دیکھ لینے

گئی ہیں۔“

”اور کس کی بات کروں۔ میری انیس سالہ زندگی تو

بس کمر کی چار دیواری یا پھر اسکول اور کالج تک ہی محدود

ہے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“

”یہ بتا، امر کی سسرال کیسی ہے؟ میں تو زیادہ ان

دیکھتا ہوں گے۔“



تو میں نے لی نہیں۔ اور اس میں شکیں بھی تھیں۔  
 کہ وہ تو شاید اسے دے دیں۔ میں نے کہا کہ میں  
 اسے کوئی شے نہیں دے رہی۔  
 "میرا بھائی تو اسے دے گا۔" میں نے کہا۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

اور میں نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

رات کو اور سے وہاب کہہ رہا تھا کہ یہ نام فدا  
 کے لئے کا ہوا تھا لیکن آج یہ شے اس کے لئے نہیں

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔

وہاب نے کہا کہ میں نے اسے دے دیا ہے۔  
 "تو تو شاید اسے دے دے۔" میں نے کہا۔



میں نے اپنے دل سے کہا کہ اے اللہ! اگر میں  
 اس شخص کو دیکھوں تو اس کی رائی میں سے  
 میری رائی میں سے اس سے کہیں آگے ہے  
 میں نے اس شخص کو دیکھا لیکن اس کی رائی  
 میں سے اس شخص کی رائی میں سے اس کی رائی  
 میں سے اس شخص کی رائی میں سے اس کی رائی

میں نے یہی گمان ہی کیا تھا کہ اس نے سب اور رشتہ الہی سے  
 جو تعلق تھا وہ بھی چھوڑ دیا ہے لیکن اس کا بلاتوڑ "الف تو ہے"  
 "وہ تو ہے" اور رشتہ الہی سے جو تعلق تھا وہ بھی چھوڑ دیا ہے  
 میں نے اسے اس لئے کہ یہ اپنے لئے کہہ رہی تھی کہ وہ  
 وہاں سے کہیں کو بھی غیبت نہیں آتی۔"

آؤ ملں او طہریوں کمزی ہو۔ آؤ

to.com

مستکراتے ہوئے کبھی بھی نظموں سے

ہے کہ بخش کر رہے تھے زہر لکھتے ہیں

ملک صاحب ہیں، یہی جن کے بارے میں میں  
تھا جی متاثر کن نصیب کے مالک ہیں۔

یہ تو ایسی بیماری کہتے ہیں کہ سننے والا گویا سمجھتا ہے۔

ہر اس ملک صاحب کی برآمدگی کے بعد

اس نے کھجور اور مٹھا آپنی کی حکایتیں سنیں اور کھجور

اور یہ لہجہ اب کھلم کھلا اسے سرا رہے تھے اور



یہ کہہ کر وہ ہلکے سے کھینچ کر کمرے میں گئی۔  
 غارت پر۔ "اس ملک کے ہر شہر میں  
 اس کے گھر میں لگا ہوا ہے۔ ایک ایک گھر  
 اس کی ایک کمرہ ہے۔ یہی کہہ کر وہ کمرے کی طرف  
 گئی۔ وہاں سے وہ لڑکی کو لے کر آیا۔ وہ لڑکی  
 صدمے کا اثر تھا۔

"جانیو۔" لڑکی کی دہائی میری۔ اسی کے اصرار میں  
 وہ لڑکی گئی۔ وہی وہاب کا پرانا دوست تھا۔ اس میں  
 ہے۔ ہمیں اس کے بڑھنے کے لیے بھی صدمہ دیا گیا ہے  
 اور یہ ملک ہمارے لیے کیا کیا کام کر رہا ہے  
 تم سوچ بھی نہیں سکتیں اور تم آج ملک کر آئی ہو  
 اس ملک میں وہاب تو مجھے شہرت کر رہے۔ چلو اصرار  
 ملدی انہی میری خاطر طیز میری خاطر تم اس کے پاس  
 مجھے۔ اس سے پائیں کہ اس سے سبکدوش ہو جائیں کہ  
 لڑکی تو تمہارا بہن بھائی ہے۔ تم میری خاطر اپنی اولاد  
 ہون کی خاطر تم جانی نہیں اگر ملک بچاؤ کر کیا وہاب  
 میرا لیا شہر کر رہی ہے۔"

رشنا اس قدر خوفزدہ تھی کہ فریاد اٹھانے لگی۔ نہ  
 ہاتھ ہو۔ نہ پاؤں۔ نہ کچھ بچاؤ۔ وہی ایک ایک  
 گھر ملک کے ساتھ اس کی پہل پر تھی۔ رشنا سا  
 تھی اور اس کی جانب سے غلط رویے کی معذرت کر  
 رہی تھی۔

اور وہاب ملک کا موزوں تھا۔ وہ اتنا رشنا کی جان میں  
 جان آئی۔ انہوں نے کھانا بھی ملک کے ساتھ لیا۔ اسی  
 خیل پر کھایا۔ فردا کو ہر چیز پھینک کر بالکل بے ذائقہ لگتی  
 رہی۔ وہاب بھی پارہا پارہی کے آس پاس منڈلاتے

پس وقت وہ گھر آئے خاصی رات گزر چکی تھی۔  
 ملک نے صرف دو روز کے بعد انہیں اپنے ہاں الوائٹ  
 کیا تھا اور وہاب کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔  
 وہاں پر وہ بہت خوش تھے۔ رشنا ان کی باتوں پر مسکرا  
 رہی تھی جبکہ وہ بالکل خاموش کسی گہری سوچ میں تھیں۔

کیا بات ہے تم کچھ بول نہیں رہی فریاد؟ وہاب کو

ایسا کہ خیال تھا۔

"اسے اگر وہم جاننے کی عادت نہیں ہے تو وہ  
 شک ہی بہت کر رہی ہے۔" وہاب رشنا کی طرف  
 لڑا۔  
 "معاذ تو وہاں سے گئی۔ یہ ہے فریاد ہم فریاد  
 اسی سو سنانی کا وعدہ کرنا چاہتے ہیں۔ تمہاری اولاد  
 بڑھنا چاہتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "اس نے کہا کہ وہاب  
 لڑا۔

پھر کچھ بار آئے یہ رشنا سے بولے۔  
 "کل ہمیں ساغر صاحب کے دفتر میں شہر کے  
 بے۔ بار ہے نا۔ پوری تیاری سے جانا۔ ایک چکر  
 پارز کا کالو۔ تین بچوں کے بعد اب تم میں وہ سب سے  
 بات بھی نہیں رہی بلکہ میرا تو مشورہ ہے تم فریاد کو بھی  
 ساتھ لے جاؤ۔"

"نہیں۔ میں نہیں کہیں نہیں جاؤں گی؟" اسے  
 جیسے کرنا تھا۔  
 "ایک تو تم ناں ناں بہت بولتی ہو۔ رشنا بات کو  
 نے بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں سکھائی۔"

وہاب کا لہجہ ایک دم بدلتا تھا۔ سپاٹ اور پھر  
 وہ تو چپ ہو جاتی تھی۔ رشنا بھی ایک دم نہیں بول سکتی۔  
 کچھ دیر کے بعد اس سکوت کو وہاب نے ہی توڑا۔  
 "ساغر صاحب بہت اچھے انسان ہیں۔ کل ذرا  
 ی میں ہے۔ اسی پرانے گھر کی سی بھی دیکھ لو گی۔"

اس رات بہت لیٹ گھر آنے کے باوجود وہ سو نہیں  
 سکی۔ صبح کے جسم نوٹ رہا تھا لیکن آنکھوں سے غنہ  
 کو سوں دور تھی۔ وہ دروازہ لاک کرنے کے باوجود خود  
 غیر محفوظ خیال کر رہی تھی۔ رات کی مخصوص آہٹیں  
 ذرا ہوا بھی چیز چاتی تو شور کا احساس ہوتا اور آنکھیں  
 احساس ڈرا رہا تھا۔ ہوں لگتا کوئی دبے قدموں سے آگیا  
 ہے اور آکر اس کے دروازے پر ٹھکڑا ہے وہاں  
 میں آئی کہ اسی کو فون کرے پھر رگ جاتی۔

"اس وقت اسی کو فون کروں گی وہ بہت پریشان ہوں  
 گی۔ یہ تو ملے ہے مجھے صبح ہوتے ہی یہاں سے چلے



نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہہ رہی تھی۔  
 "میں نے اس کی بات سن لی تھی۔ وہ  
 صرف امر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ  
 کسی بھی نہیں رہا تھا۔ سب وقت بے ہوشی کی  
 طرف اس کے بہت پلٹنے لگے تھے۔ جب ایک سال  
 ان کے سر پر تھا۔ امر وہ بھی کر رہا تھا ان کے لئے  
 تشویشناک نہ تھا لیکن اب اس کے بعد اب وہ لوگ امر کی  
 جانب دیکھ رہی تھیں اب وہی گھر کا سربراہ تھا۔ اسے  
 تمام رشتوں کو بھانا تھا لیکن وہ اپنے فرائض بھول رہا  
 تھا۔

"فری! تم نے فری کو بتایا نہیں۔ مجھے اس سے کچھ  
 بات کرنا ہے۔" وہ بغیر دوشے کے بستر پر نیم دراز میں  
 جب وہ اب بٹا کسی آہٹ کے کمرے میں پہلے آیا وہ  
 ایک ہوم سے پیدا ہوئی تھی اور سہارے پر ادب سے اٹھا  
 کر شاہوں پر پھیلائے گئے تھے۔ رشا بالکل خاموش تھی۔

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہہ رہی تھی۔  
 "میں نے اس کی بات سن لی تھی۔ وہ  
 صرف امر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ  
 کسی بھی نہیں رہا تھا۔ سب وقت بے ہوشی کی  
 طرف اس کے بہت پلٹنے لگے تھے۔ جب ایک سال  
 ان کے سر پر تھا۔ امر وہ بھی کر رہا تھا ان کے لئے  
 تشویشناک نہ تھا لیکن اب اس کے بعد اب وہ لوگ امر کی  
 جانب دیکھ رہی تھیں اب وہی گھر کا سربراہ تھا۔ اسے  
 تمام رشتوں کو بھانا تھا لیکن وہ اپنے فرائض بھول رہا  
 تھا۔

"فری! تم نے فری کو بتایا نہیں۔ مجھے اس سے کچھ  
 بات کرنا ہے۔" وہ بغیر دوشے کے بستر پر نیم دراز میں  
 جب وہ اب بٹا کسی آہٹ کے کمرے میں پہلے آیا وہ  
 ایک ہوم سے پیدا ہوئی تھی اور سہارے پر ادب سے اٹھا  
 کر شاہوں پر پھیلائے گئے تھے۔ رشا بالکل خاموش تھی۔

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"

"فری! شام کو آرام سے تیار ہو جانا۔ شام کو ٹھیک  
 نہیں کرنا۔"



"اچھا رشتہ ہے سمجھا ہے۔" اس نے بڑے اطمینان سے کہا۔  
 "جیسے میں دانتے ہوئے رشتہ کی بات کر رہا ہوں۔" وہ نے کہا اور لب  
 لہجہ سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
 "اچھا ہے۔" اس نے کہا۔ "مگر یہاں تک کہ میں خود بخود اس  
 کے لیے نہیں چاہتا۔" اس نے کہا۔ "مگر یہاں تک کہ اس کے لیے اس  
 کے لیے چاہتا ہے۔"

"کب تک آ رہا ہے امیر میں اس کے لیے بھی ناشتا  
 دے رہی ہوں۔" رشتہ بھی کہتے ہوئے چلی گئی تھی اس  
 نے بیل اٹھایا۔ مگر کافر کا مگر اس کو پیچھے کے لیے اسی  
 سے کہتا۔

"امیر تو اپنے کسی دوست کی شادی میں شرکت کے  
 لیے کل رات ہی ڈی پی خان گیا ہے۔"  
 "او ای! کیا بہت ضروری ہے کہہ کریں نہیں  
 تو میں اس کی بجائے آ جاؤں گی۔"

"جیسے نہیں۔ اس کی شرکت نہ کرنا۔ رشتہ سے  
 کہہ نہیں پھولے جاتے۔ وہ بہت مصروف ہیں ابھی  
 ابھی کہہ رہی ہیں پلیز ای! کہہ کریں۔" وہ دہانسی

کہہ رہی تھی۔  
 "اچھا ہے۔" اس نے کہا۔ "مگر میں اس کے لیے  
 اس کے بعد اس کو کل کرنی ہوں۔" پھر اس منٹ کے  
 بعد ہی نے کہا۔ "مگر یہ ساری بات بتائی تو اس نے  
 ارشاد کیا کہ وہ کل پر فون کیا تھا۔ وہ نہیں لینے آ رہا ہے۔  
 جیسا کہ نہ لگاتا۔ اس کا نیا نیا کارڈ ہے۔ اللہ پرکت  
 دے دے۔ گاہکی کے وقت وہ وہاں پہنچ کر کہیں  
 لینے آ رہا ہے۔ اللہ اجر دے اسے اور شمس کہ۔"

"آج اسے ارشاد بھائی کی آمد بری نہیں تھی۔ وہ  
 جلدی سے بستر سے اٹھی۔ سلمان تو کچھ خاص لائی نہیں  
 تھی اس نے ایسٹ کیا۔ وہ رشتہ کے ادائے تحائف میں  
 سے کچھ نہیں لے کر جاتا ہے۔"

مٹ ہاتھ دھو کر پاؤں میں برش کرنے کے بعد وہ بے  
 چینی سے ارشاد بھائی کا انتظار کرنے لگی۔

"تم ناشتا شروع نہ کرو۔ امیر آتا ہی ہو گا۔" رشتہ  
 ایک بار پھر اس کے کمرے میں آئی۔  
 "امیر بھائی نہیں مجھے ارشاد بھائی لینے آرہے ہیں۔"

"اچھا! لیکن تم نے تو امیر کا نام لیا تھا۔"  
 "مگر قسمت یہ ہے کہ وہ آئے ہیں۔"  
 "لیکن ابھی کچھ دیر پہلے تم نے تو کہا تھا کہ اسی نے  
 فون کیا تھا ہے۔ وہ امیر کو لینے آ رہی ہیں۔"

"فردا! تم نے مجھ سے بولا۔ تم نے فون ارشاد کو بولا۔  
 کتنی جھلاک ہو گئی ہو تم۔ اب تم سواؤ کی مجھے جیسی  
 بہن ہو تم ہمارے لیے در اس کا نام نہیں کر سکتیں۔ تو  
 اور بھی آواز میں ہول رہی تھیں۔ اس نے کوئی جواب  
 نہیں دیا اور جب اٹھا کر لاؤنج میں آئی۔"

رشتہ بیرونی رہی۔ اس نے دوبارہ فرائض تاشے اور  
 جی نہیں پوچھا اور نہ اس نے کہا۔ ارشاد بھائی کے  
 آتے ہی وہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئی۔ یہاں سے نکلنے  
 والے قہر سے رشتہ لینے کا سا احساس ہو رہا تھا۔

"رشتہ کے ہاں دن تو اچھے گزرے۔ تم سارا تو خوب  
 دل لگا ہو گا۔" راستے میں ارشاد بھائی کہہ رہے تھے۔  
 "نہیں بالکل نہیں مجھے اپنا کمریا تو مارا۔ میں اب  
 ابھی دوبارہ یہاں نہیں آؤں گی۔" اس نے صاف بتا  
 دیا۔

انہوں نے دل نہ لگنے کی وجہ نہیں پوچھی پھر  
 خاموشی اسے گھر کے گیٹ پر اتار دیا۔ انہوں نے ٹیکسی  
 والے کو بھی فارغ کر دیا اور خود وہاں سے پیدل اسٹاپ  
 کی طرف چلے گئے۔ گھر میں داخل ہوتے ہی وہ امی کو  
 پکارنے لگی۔ جو خبی وہ نظر آئیں وہ بھاگ کر ان سے  
 لپٹ گئی۔

اس کی آواز سن کر بہن میں کلام کرتی شمس۔ آپا بھی  
 باہر آئیں۔  
 "ہائے کیا! سخت بھوک لگی ہے۔ اچھا سا ناشتا بنا  
 دینا۔"

"ابھی لو کر یا!" وہ اسی صحبت سے بولیں جو ہمیشہ سے  
 ان کے دل میں فدا کے لیے تھی۔

اپنا ایک دیکھے کمرے میں آئی اور تب اس نے  
 کہا۔ کیا وہ امی کو سب بتا دے۔



جیسی کئی گنہگاروں ہیں۔ وہ سب  
 گنہگار ہیں۔ اب میں انکی رشتہ کی  
 رشتہ کو جو اب انکی رشتہ کا ہے۔  
 وہی رشتہ ہے۔ ایک گنہگار ہے۔  
 اب وہی رشتہ ہے۔

اور میں نے اس کی ساری باتیں سنیں۔

میں! تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں تو مدت میں  
 گزارا اور فروا بھی ہو چلے جانا اسیہ کی  
 کے والدین سے بات کر لیتا۔

ہے۔ بالکل بل نہیں لگا رہنا کے ہاں، جب ہی  
 ی۔ "شہ نے مسکرا کر کہا تو اس نے  
 پہلا خط۔

”ہاں، چھ لوگوں کی۔“ اسی نے دھمکتے سے کہا۔  
 اور پھر کہہ کیا کہ ہر سو ظالموں کی بھائی۔  
 ”میں کلچر جلی جلا کر لوں گی تو ای یہ تمام  
 کھڑا کر دوں گی۔“ اسی نے ٹکڑے ٹکڑے کیے۔

"ہم کہتے آگے کہتے بے آسرا ہو گئے ہیں نا ہی۔"  
آنسو ٹپ ٹپ کرنے لگے۔

یہ سن رات جو کچھ ہوا تھا اس کے اثرات اور خوف  
اس کے دل پر اب تک ہے۔ وہ سوچا کہ یہ کئی  
کئی بار اس کو کئی کئی بار نہیں بچا رہا  
کے ہاں جانے کی خواہش رہتی تھی اب کیا دل نہیں

”ہاں امر کی شادی تو کرنا ہے لیکن سادگی سے۔  
 نہیں مانے گا اور نہ ہی اس کے سسرال والے اس بات  
 پر راضی ہوں گے۔ اس لیے تھوڑا انتظار تو کرنا ہی  
 پڑے گا اور سچ کہتی ہوں بیٹا! مجھے ٹوبہ سے کچھ زیادہ  
 اُمید بھی نہیں۔ اس نے تو ابھی سے صرف امر سے  
 تعلق رکھا ہوا ہے اور امر بھی دلعلم بنا ہوا ہے اس







گھبراہٹ میں کہیں وہ ہائی تھی اسی کی بات سن کر جیسا  
اعلیٰ نے فرما کے چہرے پر اترا وہ کامران سے چھپا  
نہیں وہ سنا پھر اس نے وہاں کے بدلتے ہوئے اس کی  
ساتھ ہی اور دشمنی کی مثال کو بھی بھانپ لیا اور اس کے  
بعد وہ اسی زمین کو حاضر نہیں رکھ سکا اسے یہ سب پتا  
جیسے سالک رہا تھا اور وہ اس شخص کی سلجھانے کی  
کو خوش میں تھا۔

”مجھے شکر بھالی سے بات کرنا چاہیے لیکن ہمارے  
 نہیں یہ مناسب ہے ہمارے میں وہ کچھ میں کے محسوس  
 کیا۔ وہ امرت محسوس کیوں نہیں کیا۔ یہ سب کی طرف  
 جس بول رہا ہے اور فردا کے پھرے سے بھلا تا وہ وقت  
 اسے کیوں نظر نہیں آ رہا۔ وہ باب کے اسے مطالب  
 کرتے ہیں اس کے چہرے پر پھالے لگتا ہے۔ وہ وہ

اس واقعہ کے تیسرے روزہ کالج ٹائٹم لگ جاتے ہیں۔ انہیں بھی مہاشی لڑکوں کے ساتھ کھانسی کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے۔ یہ سب پریشان کن ہے۔ اس کے بعد چھتے قدم رک گئے۔ اچھے خاصے ٹیچر نے موسم میں اس نے خود کو پسینے میں بھیکتا ہوا محسوس کیا۔ وہ تیزی سے واپس پلٹی۔

”کہاں جا رہی ہو بیٹا ہے ذرا سی دیر پر چاہا مجید  
 (راہیور) کہنا ناراض ہونے لگتے ہیں۔“  
 مجھے یاد آیا آج تو امر بھائی کو مجھے لینے کے لیے  
 آتا تھا۔ وہ دراصل مجھے شمس آباد کے ہاں جاتا ہے تا  
 اس نے بسنا کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی گیٹ سے دو پہی  
 چلی۔

”یہ اس حد تک بھی آسکتے ہیں۔“ میں سوچا بھی نہیں سکتی تھی۔ سچ ہے پیسے کی ہوس ہر رشتے کا لہر کھودتی ہے۔

پہلے یوں کہ تماشا بنایا اور اب مجھے، لیکن میرا  
ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ کیا کروں میں اللہ میری مدد کرے  
کالج کے برابر اسکول تھا۔ درمیان







[illegible]

سب سے پہلے میں نے کہا کہ اس طرح پر روشن ہوتا  
سہرہ نما آبی فاقہ ان کی پیشانی میں آکر ہو گئی۔ سوہا  
نہیں اٹھتی تھی۔ لیکن پھر ارادہ بدل گیا۔

”ہاں! آج کل جگہ جگہ پر آپ کو کیسے پتا چلا  
کہ میں کلج نہیں مکنی تھی۔ آج سنا کہ آپ نے  
میں سے یہی مجھ سے رابطہ کیا ہے۔“  
”ہاں! وہ میں مکنی تھی خیر! یہ کلج۔“

"کمال ہے۔" وہ ہنس رہی، پھر کچھ تلخی سے بولی۔  
 "کو جو بھی مجھ سے معلوم کرنا ہو میں گھر آکر معلوم  
 کیجئے۔ آئندہ کانج مت آئیے گا اور ہاں میں اب  
 رہ نہ رہتا ہوں تک گھر ہی ہوں، کورس  
 لیسٹ ہو چکا ہے۔ اب کانج جا کر ٹائم ہی ضائع ہوتا  
 لیکن اس سر پر ہیں میں گھر پر رہ کر ہی تیاری کروں گی۔"

میں نے کہا: "اگر آپ اسے لے لیں گے تو آپ اسے لے لیں گے۔"

UrduPh

”آپ! میں نے کلج سے چھٹیاں پڑھنے کے لیے  
ہیں۔ اب اگر آپ اجازت دیں تو میں روضہ لوں۔“  
نے فیص سے سیل آف کر دیا۔ اب اگلے چند روز  
دن تک اس کا سیل فون آن کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا  
خندہ دن کے بعد اسے امی سے پتہ چلا کہ رشنا  
کی فیملی کچھ دنوں کے لیے ملائیشیا اور پھر وہی جا  
ہے۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور پوری طرح  
پر حال کی میں مگن ہو گئی۔



۲۳۔ اے ایمان والو! تم کو اللہ کی قسم کہ تم کو تمہاری

وہاں پہلے سے ایک عورت بیٹھی تھی۔

”ای! آپ کہ نہیں یہ میری مصروفیت کا ہے آپ

ہو گیا آپ کی چوڑا س کو بھاری میلی میں بھی



د. قیوم احمد ۱۴۲۱ھ دسمبر ۲۰۰۸ء



یہی حکم اچھا ہوتا ہے۔ اس کی باتیں ضرور توڑتی ہیں  
 جس کی کی طرف آتی ہیں۔ ایسے لوگوں پر مجھے بہت  
 افسوس ہے۔ "مگر وہ یہ سب صرف سوچ کر رہے

توبہ کے کمرے والے بھی بہت آتے جاتے تھے۔ فروا  
کے لئے ابھرن کی یہ بات تھی کہ اس کے بھائی بے  
تکلفی سے ہر جاؤں دے دیتے پھرتے اور اس سے شوا کھانا



”تجئے شرمندہ شرمندہ سے کہہ رہے تھے اور وہ

"ہاں ہاں فری! کہو۔"



”جہاں لوگوں میں کریموں کی باتیں ہو گی  
 آپ کو یاد ہو گا اگر وہاں کے بے گھر لوگ  
 ان کے پاس نہ رہ سکتے ہوں۔ یہ تو آپ میں کے نہ  
 بہت ساتھ ساتھ ہی آپ کو یاد ہو گا۔“  
 میں نے سوچا کہ یہ تو ان کے تو ان کی بات  
 پھر ان کے ساتھ رہنے والے تو ان کی باتیں کہہ گئے۔  
 ”لوگوں کی باتیں کہہ گئے۔“  
 اس وقت کہیں کی آوازوں نے کلی سے پوچھا۔  
 ”کی باتیں کہی۔“

”یہ کئی نہیں۔“  
 ”بھائی! میں نے آگے بڑھنا نہیں۔ میں اس کے  
 لئے ایک اور جگہ پر جا رہا ہوں۔“  
 ”اسے فریڈ کہہ لیں اسے بہت میں ہو گی۔“  
 میرے بچے تو دل میں ہی اس کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

”آپ کو یاد ہے میں اس کی بات میں کہہ  
 اور ان کے بارے میں تو ان کے بارے میں کہہ  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 اس کی خاطر وہ ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“

”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“  
 ”میرے بچے تو ان کے بارے میں کہہ لیں۔“



[illegible]

”اگر وہ! جیسی بھی چاہے گی“ ”اندر لڑنا تھا اور“

وہ خاموشی سے اللہ کریم میں آئی۔  
 کامران چائے پیتے ہی اجازت لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔  
 ”تم کیسے جاؤ گے؟“ اس نے تیزی سے پوچھا۔  
 ”میں آئی! مجھے تو فری خاں نے بلایا ہے۔“  
 اور چلنے کے لیے۔  
 ”فری کو بھی اپنی عمر کا کوئی نہیں ملتا۔“ چاں نے  
 ”سچیاں لڑکی ہے۔“ چائے پیتے ہوئے بتانا ضروری سمجھا۔  
 اس روز وہ رات دم تک گھٹنے ٹی۔ رات کا کھانا بھی  
 نہیں کھایا اور اپنے ارا سید کو کچھ نہ کھاتا۔  
 ۱۱۱۔

"ان سب کی اپنا ضرورت کی مثال  
 "ضرورت قوت ہے انہی! اچھا! اچھا! اچھا! اچھا!  
 نہیں لگاتا۔ زندگی میں ایسا نہ ہو تو نہیں ہو سکتا  
 ہمیں یہ سب سے بڑی حقیقت ہے اور وقت پر اس  
 بات کو نہیں سمجھتا۔ وہ بعد میں سمجھتا ہے۔"  
 "ہمارے دور کے تقاضے یہ ہیں اور اسے لیکن اب تو  
 شاید سب کو بدل لیا ہے۔"

تھا۔ "فرمانے مزید کچھ نہیں۔ سنا بہر تن سمیٹ کر میں  
میں آئی۔ اور رشاکیں آئی یہی۔ اسے اگلے روز  
چاہا۔ اسی نے اسے اپنے پاس بلایا اور بتایا تھا۔

"رشتہ تمہارے لیے ایک رشتہ لے کر آئی ہے بیٹا!  
میں تو ارشاد اور اصرار ہی مشورہ کرتی لیکن پھر مجھے  
رشتہ کی کسی بات یاد آگئی ہے۔ ان کے دور کے نقاشے  
کچھ اور ہیں اسی لیے میں تم سے بات کر رہی ہوں مجھے  
سوچ مجھ کو اب بتا۔"

"اس میں سوچنے کے لیے تو کوئی بات ہی نہیں ہے



ہے تمہارے اور تم چاہتی ہو میں فردا کو بھی ایسی زندگی  
 لانے پر مجبور کروں؟ پھر مثل دیتی ہو شمس کی  
 شمس تم سے ہزاروں سال پہلے ہے اپنے گھر  
 اور ارشاد نے تو مجھ کو سراہنا نہیں کر دکھایا ہے اور

تریزے لئے لوگوں کی کھامی ہے جو ہاشور اور  
ہوتے ہیں اور بہت زیادہ آسان نہیں نہ کسی بھی  
کو اپنے زور ہازد سے خواہ صورت منہ اور ہاتھ  
ہیں۔







کرتے کر کے اچھا لگا لکھن بھی نہ رہا۔  
 دوسری سڑک پر شریف آباد کی  
 سڑک والے بھی کھانا کھانا شروع کیا جسے  
 بھی پختہ نہ ہو سکا تھا۔ اچھا لگا لکھن نے  
 بھی نہ لکھا۔

”میں نے تو مجھے ملایا ہے ہی ہے۔ شریف  
 الیٰں اس طرح ہے۔“ اس نے بھی کہا۔  
 ”ہاں بھی شریف کے ہاتھ میں چڑا اٹھتا ہے۔“  
 ”چاہے اب شریف کی جائے ہی لڑائی جائے۔“  
 ”ارے نہیں۔“ ان کے ساتھ ال جانا ہے وہ  
 اصل میں بھی آپا کاٹوں آیا تھا۔ بڑے دنوں سے بلا  
 رہی ہیں۔ ان کو کاندھ تھا ہورہی تھیں۔ ایک ہی تو  
 بہن ہے۔ میری اور مجھے بھی بہن چاہتی ہے۔  
 ”وہاں کب آئیں گے؟“  
 ”اب وہاں کب آئیں گے؟“  
 ”اب وہاں کب آئیں گے؟“

”اچھا لگا لکھن سے جاؤ اور خیر سے واپس آؤ۔“ اسی  
 نے دعا دی۔  
 ”ہو سکتا ہے واپس پر آپا میرے ساتھ ہی  
 آجائیں۔“ اس نے بھی اسی سے کہا تھا اور اس کے لیے  
 میں ایسا کچھ خاص یقینا تھا کہ فرا کچھ مٹ کر رہ گئی۔  
 ”منور لے کر آنا اپنی آپا کو بھی تو پہلی ملاقات  
 شریف کے ہیں اس کی شادی کی تقریب میں ہی آئی تھی  
 اور میں عورت سے مل کر بہت متاثر ہوئی بہت برا کام  
 کر رہی ہے۔ وہ ان کل کے زمانے میں جب ہر طرف  
 لٹا لٹا کر رہے تھے وہ وہاں کے لیے سوچتی ہے۔  
 بلاشبہ یہ برا کام ہے۔“ بھرائی فدا کی طرف دیکھ کر  
 بولیں۔

”عورت غریب گھرانوں کے بہت سے بچوں کو  
 اپنے فریب کا پیو لگا رہی ہے۔“  
 ”ہاں خالہ! پیو بہت کام کر رہی ہیں۔ اور یہ ہے  
 اپنے پیو فریب میں سے بچا رہیں بھی ہر وہ سرے  
 تیسرے بچے انہیں کھو لڑی کی رقم جیتے لگا ہوں۔“

وہ سب کچھ کہتے کہتے کہیں ایسی کہتی ہیں۔ شریف  
 ہڈی ہڈی بنا ہے اور کہیں ایک نام کو بھائی رکھ  
 لیا ہے۔ ایک وہ لکھن شریف کا ہے گا کہ تم کو  
 اس کی بی بی کی بی بی اور لکھن کے۔“  
 ”انشاء اللہ۔“ سب لوگوں نے پورے ہڈی سے  
 کہا تھا۔ اور فریب اور لکھن کی۔

”کامران کی کیا آئیں گی تو میں بھی اس سلسلے میں  
 ان سے بات کروں گی اگر میرے لالہ کوئی غم نہ ہو  
 تو ضرور تائیں۔“ بچے آن کل پھنیاں ہیں اگر میں کر  
 پختہ حق دینے لگوں ہمارے طالب علم میں انہیں کھائے  
 بچے لوگ رہتے ہیں اور یہاں بچوں کو یہ شرف ہم اجازت  
 ایک روان بن چکا ہے مجھے یقین ہے کافی بچے مل  
 جائیں گے اور میں یہ رقم آپا کو دے سکتی ہوں۔“  
 ”اچھا لکھن بچہ رہی ہیں خالہ! کھائے کھنڈی ہو رہی  
 ہے۔“ غازی نے دیکھا تھا۔  
 ”آں۔“ ہاں کچھ نہیں سمجھیں ویسے ہی۔“ اس نے  
 کپ اٹھا کر منہ سے لگایا۔

UrduPhoto.com

راہ کو اس نے غازی کی بی بی سے آگاہ کیا تھا۔  
 ”ارے خالہ! یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ آپ نے  
 اس وقت کیوں نہیں بتایا۔“ اچھا لکھن اور نالی بھی اس پر لیں  
 ہو جاتے۔“

”میں نے کام بھی کیا کہ اس پر لیں کرنے کے لیے تمہارا بی  
 کر رہی ہوں چالاک لڑکے۔“ اس نے مسکراتے  
 ہوئے اسے ایک دھپ رسید کی۔

”پتہ ہے خالہ! عید کے دنوں میں ہم وہاں بھائیوں  
 یعنی میں نے اور بیو نے اسٹال بھی لگایا تھا۔ چوڑیوں  
 اور دسری پھولی مولی چیزوں کا۔ ہم بھی سوچ کر بیٹھے  
 تھے کہ ساری آمدن پچھو کو سا بیو وال بھجوا دیں گے اور  
 یقین کریں۔ بہت اچھی بکری ہوگی۔ حالانکہ ہمارے  
 پاس تو سلمان بھی اچھی کو الٹی کا نہیں تھا لیکن اللہ کو  
 ہماری بہت کی خبر تھی۔“

”اب تم دونوں بھائی اچھے اچھے لکیں نہیں سمجھو







یہی عمل کو بطور دیکھتے تھے پہلی تک کہ  
 اگر دماغ میں دماغ کے لیے ایک اور دماغ  
 کے اندر آتا اور دماغ اس سے بات کرتی تو بطور جائز  
 ہے بطور کوئی دماغ اس بات کی حالت میں ہی  
 ہے۔

لیکن اپنے مشترکہ دوستوں سے ملنا اس کی مجبوری  
 نہیں ہو اب تک تعلق رکھے ہوئے تھے یہی مستی  
 انہیں لیکن وہاں کی ہٹ دھرمی ان کی توں میں وہ کچھ  
 بچے کے مواصلات میں تھے ایک ہی ہٹ دھرمی۔

ہم نے آئی ہو، جس سے کہو چھاپہ پڑا ہوا ہے، وہ ہے  
ہم نے آئی ہو، جس سے کہو چھاپہ پڑا ہوا ہے، وہ ہے  
ہم نے آئی ہو، جس سے کہو چھاپہ پڑا ہوا ہے، وہ ہے

اور یہ سب کچھ کہتے ہیں کہ جو بہت شوق لڑکوں کا ہے  
بھئی تو نے ان سے

”میں نہیں سمجھتا کہ میں نہیں جانتا اور تم  
منفرد ہی نہیں ہو۔ وہ کہہ لیتا خندہ دل کے بعد بالکل  
لچک ہو جاوے گا۔ سب اللہ کی ہمت پر۔“

ہوں۔ اس کا جب کسی جواب دینے لگا اور وہ چلے گئی۔

ایک روز بربشارہ کی سہیلی کے گھر سے باہر سے گزرتے ہوئے اس نے اپنے دوستوں کو دیکھا۔

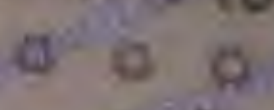
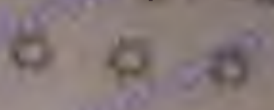
ان کا ساتھ ملا۔  
 پھر آپ اسی سوسائٹی کا مجھے بھی حصہ نامہ دیا۔

2008



ملی نہیں تھی اور اب وہ مجھ سے نہیں مل رہی ہے  
 ہنسی کی جگہ ہنسنے کی جگہ۔ تم گھر نہ کرو۔ یہی جگہ  
 کی جگہ تھوڑے سی میں ہی ہائی ہے مجھے ملدی ہے  
 اسی دلیلیں کافی ہے۔ "وہ کسی انکی اور ہی گواہی میں باب  
 کے سامنے نہیں بولی تھی اور وہ اس نے کہا تھا۔ وہ لگا  
 ہی نہیں تھا۔ وہ خاموش ہو گئے تھے اور سکون ہو گیا۔

مجھے۔  
 "پھر وہی باب سے مجھ کو روکا۔ ابھی وہی جگہ  
 میں رہنے کے لیے وہاں رہا تھا۔ اس کی کہیں ہی اور ہائی  
 کی جگہ مجھ سے آتی ہے کہ اب وہاں مجھ ہی کہیں  
 ہائی ہے جگہ کے لیے چھوڑ دینے کی ہمت ہی کیلئے نہ  
 کروں۔ مجھے اس جگہ میں نہیں اتارنا چھوڑ دینی  
 زندگی کی حقیقت ہی کیا ہے۔ انسان کتنا بے بس ہے  
 اور پھر بھی اس کی فیس میں ہونا ہونے پر قادر ہے۔  
 اس کی دلیلیں آگے بڑھتی اور واقعی  
 وہ تمہیں تو دشمنان کی جانب متوجہ ہو گئی۔



پھر آنے والے دنوں میں ان میں کچھ تبدیلیاں  
 آتی تھیں سے آئیں کہ رشکا اور فردا کے ساتھ ساتھ  
 کامران کو بھی حیرت اور پھر خوشی ہوئی۔ وہ ماضی پر  
 پشیمان تھے انہوں نے بہتر لیٹ کر بیٹا اشاروں سے نیاز  
 پر مبنی شروع کر دی تھی اور وہ بہت لیٹ سے کہتے تھے  
 "ابھی ہمیں ضرور معاف کر دے گا رشکا! اور اب ہم  
 ایک نئی زندگی بنائیں گے۔"

"تو اور عورت تھے، اچانک سے وہ اپنے اوڑھنا بھی  
 نہیں آئے۔ وہ کون لگتا تھا تیرا جس کے ساتھ تو نہیں رہے۔  
 سرخس میں کراہتیں کرنے لگی تھی۔  
 ابھی ابھی ایک پہلے آگ لگ کر گیا تھا اور اب رشکا کی  
 شامت آئی ابھی تھی۔ وہ بولتے رہے رشکا اب مجھے  
 سستی رہی رہا اور پھانس لینے کو رکھتے تو بولی۔

UrduPhoto.com

فردا اسطرح ہو کر کھلاؤٹ آئی تھی۔ جتنے دن رشکا  
 کے ہاں رہی اسی شامت پانچھکوں میں رہیں تو ہیں سے  
 کامران کے ساتھ اکثر وہاں کو رہتے آجالی تھیں اور  
 "پھر آئی تو ابھی آگ لگتی ہے۔"

"بہت نوٹ ہوئے۔  
 کیا وہ پہلے ہی نہیں اسے رہا ایک وہ وقت تھا وہاں  
 جب تم مجھے۔ یہاں کر کے دوستوں کی محفلوں میں  
 لے جایا کرتے تھے گیت گیت تمہارا مفاد اس میں تھا اور  
 آج تمہارا مفاد اس میں ہے مجھ میں کسی اور مرد کو نہ  
 دیکھوں نہ سوچوں۔ صرف تمہارے ساتھ ہونا چاہتا تھا  
 جیسے بھی ہو ہر حال میں تمہیں قبول کروں۔ کتنے  
 خود غرض ہو تم وہاں اتم نے مجھے ایک کھلونے کی طرح  
 استعمال کیا ہے اور مسلسل کرنا چاہتے ہو۔

"تم تو بہت مصروف رہے۔ رشکا کی طرف پتہ  
 لگانے کا نہیں وقت ہی نہیں ملا۔ ہے نا؟ اسی کو اپنے  
 پرست فغصہ تھا سو کے بغیر نہیں رہ سکیں۔  
 "میں واقعی بہت مصروف تھا۔ اصل میں بہت کم  
 سہل کرنا چاہتا رہا ہے۔"

لیکن یہ یاد رکھو میں عورت ہوں جیتی جاگتی  
 عورت۔ جس کی پورش بڑے ہی پاکیزہ ماحول میں کی  
 گئی تھی جو چادر میں چھوچھپائے بغیر کمر سے باہر نہیں  
 نکلتی تھی لیکن جب تمہارے نکاح میں آئی۔ تم نے  
 مجھے چادر پر اعتراض کیا پھر وہ اپنے پر پھر تمہیں میری  
 شرم دیا ہری لگنے لگی تم مجھے آوارہ مران مردوں کی دنیا  
 میں سہل کر لائے تھے۔ میں شروع سے ایسے ماحول کی

"ہم سے کیا مراد ہے؟" اسی نے بھو میں اچانک  
 شدید ناراضی سے پوچھا۔  
 "بھتی میں اور تو یہ اور کون؟" امر جھاپا۔  
 "کیوں اور کس کی اجازت سے؟" اسی کو اس نے  
 اتنے فیسے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔  
 "کسی اچھے ملائے میں گھر لینے کا ارادہ ہے اس



میں نے اس کی بات کو مان لیا۔  
 "میں اس کو کہنے کے لئے آئی تھی۔ وہ تو میرا بھائی  
 ہے۔" اس میں میرا دل بھرا اور وہ اس کی طرف

دوڑنے لگی۔ "تو یہ سب کچھ کئی عرصے پہلے ہی میں نے  
 ہی بتا دیا تھا۔" "تمہاری بیوی کی اس طرح کے سلوک میں کچھ عجیب  
 ہے۔ یہ تو مجھ سے بھی ہے تو تم لوگ جانتے ہو لیکن۔"

مگر میں نہیں سمجھتی۔  
 اس نے میرے اٹھارہ چارہ لیا اور وہ اپنے کمرے والی  
 کے پاس گئی۔ وہی عرصہ میں اب یہی سن رہی تھی۔

وہاں کے ہیں۔ وہاں قاضی کی جگہ کالج چالی رہی تھی  
 لیکن آج کل ہی نہیں چلا رہا تھا۔ اب کوئی اور امر چلائی  
 کسادہ زمین ہے۔ آج نہیں تھا۔ وہ آگے بڑھنے کے باوجود  
 بستر پر ہی رہی۔ ساڑھے نو بجے ہی کا خیال کر کے  
 اسے بستر سے اٹھ کر باہر نکلتی تھی۔ بھوکے پیاسے  
 اور اس کے جاننے والی کے پاس کی۔  
 لیکن لاؤنج میں آکر اسے بھوکا لگا ہی وہاں موجود  
 نہیں تھیں۔ حالانکہ بیدار ہونے کے بعد اوپر آکر  
 بیٹھنا ان کا معمول تھا۔ وہ ان کے کمرے میں آئی تو وہ  
 اور اس اور کس قدر کمزور کھائی دے رہی تھیں۔ وہ ان  
 سے پست گئی۔ کچھ دیر اوپر اوپر کی باتیں لیں پھر انہیں  
 لاؤنج میں آنے کا کہہ کر ناستا بنانے کی باتیں ملی آئی۔  
 دس بج رہے تھے۔ تو یہ وہاں موجود تھی۔

"کس کی اجازت سے چائے پنانے لگی ہو؟" جو منی  
 اس نے جی کا اب انہیں یاد چلانے لگی۔  
 "ایسا مطلب ہے اس کے لیے مجھے کسی کی اجازت  
 کی ضرورت ہے بھائی! فردا ناگواری سے بولی۔

"ہاں ہاں اکل ہے۔ یہ سب امر کی کھائی سے ہی آتا  
 ہے۔ نا اور کل تمہاری ماں نے امر کو یہاں سے جانے کو  
 کہا ہے۔ جا رہے ہیں ہم یہاں سے۔ اب بھوکے مرنا

اور یہ وہاں کی بات ہے۔ نا پھر انہیں کچھ نہیں  
 لیں گے۔ بھوکے کی باتیں سنا کر انہیں دے گا۔ کچھ  
 پانا پھر انہیں سے میرا دل بھرا۔ وہ اس کی طرف  
 اس کی کھائی سے ہے۔ کچھ نہیں لے کر کھائی کی

توجہ دے لے یہ کہتے ہوئے لڑکتے بچے کے انداز میں  
 اسے بچے کو دھکا دیا۔ وہ کھائی تیار تھی اس نے  
 لے۔ لیکن کے وہ اس سے کھرائی اس سے پست کر  
 کر پڑی۔ کسی نے بڑے آرام سے اسے تمام لیا۔

"فری کا باپ ابھی زندہ ہے۔ لیکن ابھی بھرے کا  
 اپنی طاقت سے بھر کر انہیں سے اپنا بھی کھائے گا۔"  
 اسے کھانے والے نے کہا تھا۔

تو یہ ہونہ! کہتے ہوئے باہر نکل گئی اور وہ ارشاد  
 بھائی کے بارے میں لگ کر ملک ملک کر رونے لگی۔

"بس بھی نہیں تو میرا پتر فری بس کرنا۔ امپاس  
 میں تو مانی ہی کو ایک خوشخبری سننے آیا تھا لیکن کچھ  
 ہے اب وہ خوشخبری نہیں بھی سنائی پڑے گی۔ چلو  
 چھوڑو یہ سب کچھ۔ تو میرے ساتھ چلو۔" وہ ہاتھ پکڑ

کر لے کر اسے اپنے ساتھ لے کر گئی۔  
 "تمہیں کیا ہو رہا ہے؟ اس کا پتہ نہ کر رہے تھیں۔

"یہ بعد میں بتائے گی۔ پہلے میں بتا دوں آج شام  
 شام کے ساتھ کامران کی بچہ آرہی ہیں مصلحتی کا ٹوکرا  
 لے کر۔ میں نے کچھ دیا ہے مصلحتی یا تو لال کھو دو انہیں  
 کی لیں یہاں پر چیز ان بیکری کی۔ ہماری فری ایسی دیکھی  
 جیسوں کی نہیں کھائی اور مزے کی بات وہ اس پر تیار  
 ہو گئی ہیں کہ اپنی فری تو انہیں ہمارے ہاں ہونے والی  
 شادی کے فنکشن پر ہی بھانگی تھی۔ کہتی ہیں جو فردا کی  
 پسند وہی میری پسند۔"

ارشاد بھائی نے کچھ یوں بات کی کہ وہ مسکرائے  
 وہ نہیں سکی۔

"خوش رہ پتر ہمیشہ خوش رہ۔" ارشاد بھائی کی آواز  
 بھرائی اور ای تو خدا کا شکر ادا کرنے میں لگی۔  
 "ایسے ہی چھوٹے چھوٹے مسئلوں سے گھبرا  
 نہیں کرتے۔ وہ نوازنے والی ذات تو سب دیکھ رہی ہے



